وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا

☆......☆......☆ راشد محمود تارڑ چک 50 ستھیالہ ☆......☆......☆

الحکمة ضالة المومن

اگر دیکھیں تو نظر آتا ہے کہ لوگ قسما قسم کی محفلوں میں اپنا اپنا وقت ضائع کرتے ہیں کچھ تو جانبی امور میں اور کئی بے فائدہ کاموں میں' ان اوقات میں نہ تو ان کی آخرت کی اصلاح ہوتی ہے اور نہ ہی دنیا کا فائدہ

اکثر لوگ بلاوجہ بازاروں میں گلی کوچوں میں گومتے پھرتے ہیں نہ تو انہوں نے کوئی چیز خریدنی ہوتی ہے نہ ہی ان کا کوی مقصد ہوتا ہے' بعض ٹولیوں میں بیٹھے لمبی لمبی بے فائدہ مجلسیں کرتے ہیں یا اکثر من چلے' موبائل' ٹیل ویژن' کمپیوٹر' انٹرنیٹ' پر بغیر کسی مقصد کے وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں مگر ان کو ایک فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ گناہ کماتے ہیں۔

ان سب باتوں کو چند اسباب ہیں

دولت کا وافر ہونا' فارغ وقت' آزادی

تمام تعریفیں خالق کائنات کی ہے جس نے ہمارے معاشرے میں تمام قسم کے انعامات کیے اکثر انسان اس حالت میں صبح کرتے ہیں ان کے پاس کافی رزق موجود ہوتا ہے ان کو مانگنے کی ضرورت نہیں پڑتی اور نہ ہی دولت انہیں سخت محنت کرنا پڑی ہے اس طرح اکثر لوگوں کی زندگی وافر مال دولت' آزادی اور امن جیسی بے شمار نعمتوں سے بھرپور ہے ہر قسم کے غم و پریشانی سے محفوظ ہیں کچھ لوگ تو یہ نہیں جانتے کہ وہ اپنا وقت کہاں صرف کریں لہٰذا وہ گھٹیا امور میں ضائع کردیتے ہیں۔

سنت مطہرہ اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ جس نے اپنے وقت کو ضائع کیا وہ خسارے میں ہے عن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فاقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' نعمان مغبون فیھما کثر من الناس الصحة والفراغ '(بخاری رحمۃ اللہ علیہ) شارع بخاری فرماتے ہیں الصحة والفراغ کا معنی یہ ہے کہ امن کے حصول سے دل کا خالی ہونا اس کا مفہوم یہ ہے کہ اکثر لوگ ان نعمتوں کی

قدر و قیمت نہیں جانتے ایسے اعمال نہیں کرتے جس کی آخرت میں ضرورت پڑے گی تو پھر انہیں زوال نعمت پر ندامت ہوگی مگر اس وقت کی ندامت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

ارشاد ربانی ہے ذلک یوم التغابن ؛ یہی مقابلے میں ایک دوسرے کی ہار جیت کا دن ہوگا اہل جنت اس وقت کف افسوس نہیں ملیں گے کیونکہ انہوں نے ایک گھڑی بھی ایسی نہیں گذاری جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہوں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں النعمۃ کا معنی ھے الحالہ لحسنۃ) اچھا وقت مل جانا یعنی فارغ وقت؟

ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ' فرماتے ہیں حدیث کا معنی یہ ہے اگر آدمی تندرست ہے تو اس کو فارغ نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ اسے چاہئے کہ اپنے آپ کو خسارے سے بچاتے ہوئے اللہ کا ذکر کرے اس کے حکم کی پروی کرے اور ...... سے اجتناب کرے جو انسان جلدی کرتا ہے وہ ٹھگ لیا جاتا ہے یعنی وہ گھاٹے میں جاتا ہے ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کثیر من الناس کا معنی کرتے ہیں کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ان نعمتوں کی قدر قیمت جانتے ہیں۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ فرماتے بسا اوقات انسان باالکل تندرست ہوتا ہے لیکن وہ اپنے دنیاداری کی وجہ سے فارغ نہیں ہوتا بعض اوقات وہ فارغ ہوتا ہے مگر تندرست نہیں ایسے انسان پر جب دونوں حالتیں جمع ہو جائیں تو انسان کاہلی' سستی کا شکار ہو جاتا ہے یہی اس کے لیے گھاٹا ہے بات واضح ہے دنیا آخرت کی کھیتی ہے یہ ایسی تجارت ہے جس کا نفع آخرت میں ظاہر ہوگا۔ قابل رشک ہے وہ انسان جو اپنا فارغ وقت' صحت وتندرستی والی زندگی اللہ پاک کی اطاعت فرمانبرداری میں گذارے اور جو بدبخت انسان اپنی ان نعمتوں کو اللہ پاک کی نافرمانی میں لگا دے وہ خسارے میں رہے گا کیونکہ فراغت ضد ہے مشغولیت کی اور صحت ضد ہے بیماری کی وقت ایک بہترین متاع ہے اس کا ایک ایک لمحہ عزیز ہے قیمتی ہے مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی عمر کو نیکیوں سے بھرے اطاعت باری تعالیٰ میں جلدی کرے۔

ارشاد ربانی ہے فاستقبوا الخیرات' پس تم نیکی کے کام میں جلدی کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔

(1) صحت کو بیماری سے پہلے (2) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (3) امیری کو غریبی سے پہلے (4) فراغت کو مشغولیت سے پہلے (5) زندگی کو موت سے پہلے' اگر اس فرمان رسول ﷺ پر عمل کرنا ہے تو اس کے لیے وقت کو منظم

کرنا ضروری ہے وہ بھی اہم فالاہم کے اعتبار سے اس طریقہ کار سے آدمی اپنے وقت کی قدر کو پہچان سکتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اللہ پاک کا کچھ حق بندوں پر صبح کو ہوتا ہے مگر وہ رات کو قبول نہیں کرتا اور رات کا حق صبح کو قبول نہیں کرتا۔

بعض بزرگوں کا قبل ہے وقت چار قسم کا ہوتا ہے۔

۔(1) نعمت (2) آزمائش (3) اطاعت (4) نافرمانی

ہر وقت میں اللہ پاک کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے حق ربوبیتا سی بات کا تقاضا کرتا ہے اہم معاملات میں انسان وقت گذارتے ہوئے احتیاط سے کام نہ لے تو سستی کاہلی اور کند ذہنی کا شکار ہو جائے گا اسی گھٹیا پن سے تو اللہ رب العزت نے ہمیں ڈرایا ہے۔

ولاتکن من الغافلین' اور تم غافلوں میں سے نہ ہو جانا۔ مزید فرمایا اللہ پاک نے

ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکر و اتبع هواه و کان امره فرطا

خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروقؓ کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے' اے اللہ ہم پر اتنی سختی نہ ڈال اور نہ ہمیں غفلت میں پکڑنا' اور ہمیں غافل لوگوں میں شمار نہ کرنا۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ٹال مٹول سے بچو کیونکہ تمہارے لیے کل کا دن بھی آج ہی ہے اگر تیرے لیے کل کا دن ہو تو آج کا دن ہی شمار کر اگر تیرے لیے کل کا دن نہیں تو آج کے دن میں تیرے لیے خوشی ہے اسے ندامت نہیں کیونکہ تجھ سے کل کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا جو تیری زندگی میں آیا ہی نہیں ضروری ہے ہر انسان سوچے اور سمجھے کہ اس سے اس کی زندگی کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا **لن تزولا قدما عبدیوم القیامة حتی یساال عن اربع ' عن عمره فیما افناه ' وعن شبابه فیما ابلاه ' وعن ماله من ابن اکتسبه و فیما انفقه وعن علمه ماذاعمل فیه**

آپ ﷺ نے فرمایا ابن آدم قیامت کے دن اس وقت تک قدم نہیں اٹھا سکے گا جب تک وہ چار سوالوں کے جواب نہ دے گا۔

(1) عمر کے بارے میں کہ تو نے کہاں کہاں فناء کردی۔

(2) جوانی کے بارے میں کہ تو نے کن کن آزمائشوں میں گذاری۔

(3) مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

(4) علم کے بارے میں کہ کیا تو نے اس کے مطابق عمل کیا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں وقت بہت قیمتی متاع ہے اور عمر کی بہت زیادہ اہمیت ہے خوش بخت ہے وہ انسان جس نے اپنے وقت کی حفاظت کی اور جو فوت ہو چکا اس کو پانے کی کوشش کی خسارے میں ہے وہ انسان جس نے اپنی عمر اور وقت کو بے فائدہ کاموں میں ضائع کر دیا ہے

امام ابن قیم رحمۃ اللہ نے وقت کی قدت قیمت کے بارے میں اتنی عمدہ نصیحت کی ہے اگر اس کو سنہری حروف سے بھی لکھا جائے تو حق ادا نہ ہوگا فرماتے ہیں تیرا اصل وقت وہ ہے جس میں تیرے سانس جاری ہیں جو ماضی اور مستقبل کے درمیان (یعنی حال) رہا ماضی اس کی اصلاح توبہ' استغفار' ندامت سے ہو سکتی ہے یہ تینوں کام ایسے ہیں ان کے کرنے سے انسان کو زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی مگر دل کی اصلاح ہو جاتی ہے کیونکہ گناہ سے توبہ کا معاملہ عمل جوارح کیلئے آسان ہے کوئی مشکل نہیں اور رہا مستقبل اس کی اصلاح کے لیے نیت اور ارادے کا پختہ ہونا ضروری ہے اور یہ دل کی پوشیدگی کا معاملہ ہے' مختصراً ماضی کا معاملہ تو توبہ سے درست ہو جائے گا اور مستقبل کا عزم نیت کے ساتھ ان دونوں کاموں میں نہ کوئی وقت لگتا ہے اور نہ ہی تھکاوٹ ہوتی ہے اصل معاملہ تو انسان کی موجودہ عمر کا ہے یعنی حال کا اگر آدمی نے اس کو ضائع کر دیا گویا' سعادت مندی' اور خوشی بختی کو ہی ضائع کر دیا لیکن لذت نعمت' راحت' نجات' تب ملے گی اگر تو نے اپنے حال کو درست کر لیا اگر چہ یہ کام مشکل ہے مگر یہ کام دنیا آخرت کے اعتبار سے زیادہ نفع مند ہیں اس کو پانے کے لئے نفس کو مجبور کیا جائے۔ یہ کام لوگوں کی اونچ نیچ کے اعتبار سے ہوتے ہیں یعنی اے بندہ مسلم اپنے خالی اوقات میں زیادہ سے زیادہ زاد راہ اختیار کر وہ تیری مرضی جنت کا جہنم کا

یہ ساری کی ساری تحریر اس مقولے کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے جو حضرت سو بسریؒ نے کہا ہے من اضاع ساعة من الزمن اضاع سنة

جس انسان کو عادت پڑھ جائے لمحہ لمحہ' ضائع کرنے کی پھر وہ آستہ آہستہ گھنٹہ پھر' دن' ہفتہ' 6 ماہ پھر سال بغیر دنیا آخرت کے فائدہ کے گذار دیتا ہے۔ اصل میں یہی خسارہ اٹھانے والا ہے۔

اللہ پاک سے دعا ہے وہ ہمیں اپنا سارہ وقت قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے گذارنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)